

## 20062 - حق سے زیادہ مال دیا گیا

### سوال

جب مالک آپ کو آپکے مالی حقوق سے زیادہ رقم ادا کرے تو اسلام میں شرعی حکم کیا ہو گا ؟  
یا یہ کہ جب آپ ان سے کوئی چیز خریدنا چاہیں تو وہ قیمت سے کچھ رقم کم وصول کریں ؟  
یا آپ کو باقی ملنے والی رقم سے زیادہ رقم دے دی جائے ؟  
یا پھر ٹیلی فون کمپنی غلطی سے آپ کے بیلنس میں کچھ رقم کا اضافہ کر دے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جو کچھ گزر چکا ہے اس میں آپ کو چاہیے کہ حقداروں کے حقوق واپس کریں، آپ کے لیے کسی دوسرے کا ان کی غلطی اور خطا کی بنا پر مال لینا حلال نہیں ہے، انہوں نے جو مال آپ کو دیا ہے جو آپ کا نہیں تھا تو وہ مال آپ کے لیے وصول کرنا حلال نہیں ہے، اور جو انہوں نے آپ سے وصول کیا اور وہ ان کے حق سے کم تھا تو آپ کے لیے باقی رقم لینا حلال نہیں، اور جو رقم آپ کے بیلنس میں غلطی اور بھول کی بنا پر زیادہ کر دی گئی ہے وہ بھی آپ کے لیے حلال نہیں، یہ سب ان شرعی دلائل میں جمع ہیں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل اور ناحق طریقہ سے نہ کھایا کرو، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے تجارت ہو النساء ( 29 ) .

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں کو واپس لوٹا دو، اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اچھی نصیحت کر رہا ہے، یقیناً اللہ

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے النساء ( 58 ) .

اور حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" منافق کی تین علامتیں اور نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا اور کذب بیانی سے کام لیتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 33 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 59 ) .

اور امام احمد نے روایت بیان کی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا ناحق اور ناجائز طریقے سے مال حاصل کرے "

مسند احمد ( 94 , 23 ) .

یہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمان پر دوسرے مسلمان شخص کا مال حرام کیا ہے .

اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاثمی بھی اس کی رضامندی کے بغیر لے "

علامہ البانرحمہ اللہ تعالیٰ نے " غایۃ المرام " ( 456 ) میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے .

اور ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ کی قسم تم میں جو بھی کوئی ناحق چیز لے گا وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اسے اٹھائے ہوئے ہو گا،

تو میں تم میں سے ایک کو جان لوں گا، جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا اور اس اونٹ کی

آواز ہو گی، یا گائے اٹھائے ہوئے ہو گا اور وہ آواز نکال رہی ہو گی، یا بکری اٹھا رکھی ہو گی جو ممیا رہی ہو گی،

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا حتیٰ کہ ان کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگی، اور وہ فرما رہے

تھے: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 6578 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1832 )

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

دوم:

لیکن اگر مالک آپ کو زیادہ دے تو وہ آپ کا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اس مال میں جو آپ کے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ نہ تو اسے جہانک رہے ہوں، اور نہ ہی اسے مانگنے والے ہوں تو وہ مال لے لو، اور جو نہ آئے اس کا پیچھا نہ کریں "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1473 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1045 )

واللہ اعلم .